ISSN: 2519-6332 (Print), ISSN: 2708-1915 (Online)

وصی اللہ کھوکھر ۞

اردو مترادفات کا لسانی، معنوی اور اسلوبی تجزیہ

Linguistic, Semantic and Stylistic analysis of Urdu Synonyms

By *Wasiullah Khokhar, Independence Researcher, Alamgir Road, Kamonkay, Dist. Gujranwala.*

ABSTRACT

This paper not only analyses the types of synonyms in Urdu, their semantic diversity, and breadth of meaning, but also focuses on their linguistic structure and cultural significance. Urdu, which has deep connections with the influences of Persian, Arabic, and Turkish, is rich in vocabulary and synonyms that encompass the beauty and multifaceted aspects of its meanings and concepts. A semantic analysis of classical and contemporary texts, along with an examination of synonym dictionaries in Urdu, sheds light on how the use of synonyms in Urdu expresses semantic context, impression, and cultural heritage within a sentence, and how it contributes to making the language multidimensional.

Keywords: Urdu linguistics, Urdu synonyms, synonymy, synonymous words, Urdu lexicography, thesaurus, lexical meaning, linguistic diversity, semantic difference, semantics.

زبان ایک پیچیدہ نظامِ اظہار ہے جو محض الفاظ کے مجموعے پر مشتمل نہیں بلکہ اس کے ہر لفظ کے پیچھے ایک

۞ آزاد محقق، عالمگیر روڈ، کاموکے، ضلع گجرانوالہ

ISSN: 2519-6332 (Print), ISSN: 2708-1915 (Online)

تہذیبی، ثقافتی اور لسانی ورثہ پوشیدہ ہوتا ہے۔ فلسفۂ زبان جس میں لفظ، اس کی ساخت، معنی، الفاظ کی تشکیل، الفاظ کا اپنے معانی سے باہمی ربط اور علم اللسان اور لسانیات کے دیگر شعبہ جات جیسا کہ صوتیات (Phonology) وغیرہ کے ساتھ ساتھ ایک اہم مسئلہ یہ بھی ہے کہ ہم معنویت/مترادف (Synonymy/Synonymity) کو کیسے سمجھا جائے: یعنی کب ایسا ہوتا ہے کہ دو الفاظ یا جملے باہمی طور پر ایک ہی معنی رکھتے ہیں؟ یا یوں کہہ لیا جائے کہ ہم معنی ہوتے ہیں، زبان کی تفہیم میں یہ مسئلہ تقریباً ہمیشہ ہی پیچیدہ رہا ہے کیوں کہ "ہم معنویت" ایسا تصور ہے جو بہت تہہ دار ہونے کے ساتھ ساتھ اپنے اندر گونا گوں پہلو لیے ہوئے ہے۔ معنی کی مماثلت اور صوتی ساخت کے تضاد کو سامنے رکھتے ہوئے ہمارے مشاہدے میں یہ بات آتی ہے کہ ہر زبان کے ذخیرۂ الفاظ میں اگرچہ ایسے الفاظ کی ایک کثیر تعداد موجود ہوتی ہے جو معنی کے اعتبار سے ایک دوسرے کے قریب ہوتے ہیں لیکن صرفی ترکیب، صوتی شکل اور استعمال کے لحاظ سے مختلف ہوتے ہیں۔ یہی تنوع ہے جو خیالات، جذبات اور تخیل کے نہایت نازک پہلوؤں کے اظہار کو ممکن بناتا ہے۔

زبان کی اپنی فطرت ہی کچھ ایسی ہے کہ یہ اپنے اندر سموئے ہوئے ہر لفظ کی ایک تاریخ رکھتی ہے اور ہر لفظ اپنا مخصوص جواز اور اپنا نمایاں سیاق و سباق لیے ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ ہر لفظ میں معنی اور احساس کی کوئی نہ کوئی پوشیدہ جہت بھی موجود رہتی ہے۔ کسی بھی زبان میں مترادفات کی موجودگی نہ صرف اُس زبان کی لغوی ثروت مندی کی دلیل ہوتی ہے بلکہ یہ اِس بات کی علامت بھی ہے کہ اظہار کے متعدد پہلو ایک ہی مفہوم کو مختلف اسالیب میں پیش کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔

اُردو زبان میں مترادفات کی فراوانی نے اِس کے اُسلوب، ادب اور شعریات کو ایک خاص جمالیاتی وقار عطا کیا ہے، جو دیگر زبانوں کے ساتھ اس کے تقابلی مطالعے کا بھی متقاضی ہے۔ زبان جتنی زیادہ ترقی یافتہ ہوگی، اس میں تنوع بھی اتنا ہی زیادہ ہوگا اور اس کے نتیجے میں الفاظ کے انتخاب کے امکانات بڑھیں گے جو لامحالہ طور پر کلام کی تاثیر کو بڑھاتے ہیں۔ مزید یہ کہ اگر بالکل ایک ہی جیسے معنی رکھنے والے الفاظ زبان میں موجود ہوں تو وہ ابلاغ کے بجائے زبان کے بوجھ میں محض اضافہ کریں گے، نہ کہ اس کو مالا مال۔ اگر دو الفاظ معنی اور استعمال میں بالکل یکساں ہو جائیں تو فطری رجحان یہ ہوتا ہے کہ ان میں سے ایک اپنا معنی بدل لے یا پھر زبان سے خارج ہو جائے۔

روزمرہ زبان ہو یا مترادفات کی لغات (تھیسارس وغیرہ) ان میں ہمیں بہت سے ایسے الفاظ ملتے ہیں جنھیں عمومی طور پر ''مترادف'' سمجھا جاتا ہے، اور حقیقتاً ہے بھی ایسا ہی کہ ظاہری طور پر وہ بہت سے سیاق و سباق میں ایک جیسے معنی رکھتے ہیں یعنی ان میں سیاقی استحکام (contextual stability) پایا جاتا ہے۔ تاہم جب

ISSN: 2519-6332 (Print), ISSN: 2708-1915 (Online)

ہم قدرے گہرے تنقیدی زاویۂ نگاہ سے دیکھتے ہیں تو ہمیں عموماً ایسے سیاق و سباق مل جاتے ہیں جن میں ہمیں یہی مترادفات معنی کے لحاظ سے قدرے یا بہت حد تک مختلف نظر آتے ہیں، یعنی ان میں سیاقی لچک (contextual flexibility) موجود ہوتی ہے۔

عمومی طور پر دو الفاظ کو باہمی طور پر مترادف (Synonym) اُس وقت کہا جاتا یا کہا جا سکتا ہے جب ان کے معنی ایک جیسے ہوں۔ لیکن بیشتر ایسا ہوتا ہے کہ یہ مترادفات معنوی اعتبار سے مکمل طور پر ایک جیسے نہیں ہوتے بلکہ ان میں کئی ایک لسانی پہلوؤں کے اعتبار سے فرق پایا جاتا ہے، جیسے کہ: اُسلوب (Style)، سیاق (Context)، رجسٹر (Register)، مفہوم (Connotation) اور جوہری یا لغوی معنی (Denotation) وغیرہ۔ ان اصطلاحات کی توضیح اور ان کی بنیاد پر مترادفات کی اقسام کا جائزہ لینے سے پہلے ایک منفرد پہلو کی طرف اشارہ کرنا ضروری ہے کہ بعض ماہرینِ لسانیات کے مطابق دو الفاظ محض معنوی اعتبار سے ہی مترادف نہیں ہو سکتے بلکہ معنی سے ہٹ کر اگر کوئی اور خصوصیت بھی دو الفاظ میں مشترک پائی جائے تو انھیں بھی ''مترادف'' ہی کہنا چاہیے جیسا کہ صوتی اعتبار سے (ایسے الفاظ جن کی املا یا ہجے تو باہمی طور پر مختلف ہوں لیکن اُن کا تلفظ یا ادائیگی کے وقت منھ سے نکلنے والی صوت ایک سی ہو) بھی مترادف ہو سکتے ہیں جیسا کہ الم یا علم (جھنڈا)، ہل یا حل وغیرہ، ایسے الفاظ کو لسانیات کی زبان میں homophones اور اُردو میں ''ہم صوت''[1] الفاظ کہا جاتا ہے۔ اسی طرح بعض اوقات یہ بھی کہا جاتا ہے کہ وہ الفاظ جن کا تلفظ تو مختلف ہوتا ہے لیکن املا یا ہجوں کی ترتیب (form) ایک سی ہوتی ہے وہ بھی ''مترادف'' کہلائے جائیں گے جیسا کہ سحر) طلوعِ آفتاب سے کچھ پہلے کا وقت(یا سحر (جادو)، لَو (کان کا حصہ) یا لُو (گرم ہوا) وغیرہ، تکنیکی اعتبار سے ایسے الفاظ ''ہم ترسیم'' یا ''ہم املا'' (homographs) کہلاتے ہیں۔ اسی طرح بعض اوقات الفاظ، املا اور صوت دونوں صد فی صد ایک سے ہوتے ہیں جیسا کہ ''ہار'' بمعنی شکست اور ''ہار'' بمعنی گلے میں پہننے کا زیور، ایسے الفاظ کو لسانیات میں ''متجانس لفظ'' (homonym) کہا جاتا ہے۔ اس لیے چند ایک ماہرِ لسانیات ایسے بھی ہیں جو ''مترادفات'' کو ''معنوی مترادفات''، ''صوتی مترادفات'' اور ''ترسیمی مترادفات'' میں تقسیم کر دیتے ہیں۔

اِن سطور میں اوّلاً اس بات کی توضیح کی کوشش کی جائے گی کہ کیا دو الفاظ باہمی طور پر محض معنوی اعتبار سے ہی مترادف ہو سکتے ہیں اور کسی بھی قسم کے دیگر اشتراک کی بنا پر انھیں کسی اور زُمرے میں تو شامل کیا جا سکتا ہے، لیکن وہ ''مترادف'' نہیں کہلائیں گے اور ''معنوی مترادف'' ہی درحقیقت ''مترادف'' ہوتا ہے۔ معروف ماہرِ لسانیات جان آئی سعید (John I. Saeed) کی رائے کچھ یوں ہے، مترادف کے حوالے سے وہ لکھتے ہیں:

ISSN: 2519-6332 (Print), ISSN: 2708-1915 (Online)

> ایسے الفاظ جو صوتی ساخت کے اعتبار سے مختلف ہوں مگر مفہوم کے اعتبار سے یکساں یا قریب المعنی ہوں۔(۲)

اسی طرح گرس (Curse, D A.)(۲۰۲۰ء۔۱۹۳۴ء) کے مطابق:

> ترادف ان لغوی وحدتوں (lexical items) کے درمیان پایا جاتا ہے جن کے معنی بنیادی طور پر ایک جیسے ہوں، اور اگر ان میں کوئی فرق ہو بھی، تو وہ صرف معمولی نوعیت کا یا کم اہم باتوں(minor or peripheral traits) کے اعتبار سے ہوتا ہے۔(۳)

بالفاظ دیگر، دو مترادف الفاظ کا بنیادی مفہوم (core meaning) ایک جیسا ہونا ضروری ہے، ان کے درمیان پایا جانے والا کوئی بھی فرق محض ثانوی نوعیت کا ہوتا ہے، جیسے اُسلوب (style) یا اس بات کا تعین کہ وہ رسمی، غیر رسمی، ادبی، قانونی، سائنسی ہے یا کسی اور اندازِ بیاں(register) کا، وغیرہ۔

ہین رِکس سن (Hen riksson et al.) اپنے ایک مقالے میں کچھ یوں رقم طراز ہیں:

> ترادف ایک معنوی تعلق(semantic relation) ہے جو دو صوتی طور پر مختلف الفاظ کے درمیان پایا جاتا ہے، بشرطے کہ ان کے معانی ایک دوسرے سے بہت زیادہ مشابہ ہوں۔(۴)

درج بالا اقتباسات سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ دو الفاظ صرف اور صرف معنوی مشابہت (semantic similarity) کی بنیاد پر ہی مترادف کہلائے جا سکتے ہیں، پس آواز یا املا کی مشابہت کسی بھی دو الفاظ کو باہمی طور پر مترادف نہیں بناتی اور صرف صوتی مماثلت (phonological identity) یا املا کی مشابہت(orthographical/form (similiarity دو الفاظ کے باہمی طور پر مترادف ہونے کے لیے غیر متعلق شے ہے بی اصل چیز یہی ہے کہ دونوں الفاظ کے معانی ایک دوسرے سے قریب تر ہوں۔ مثال کے طور پر، ہم صوت الفاظ (جیسے ''ہل'' اور ''حل'') یا ہم املا الفاظ (''بھیڑ'' بطور جانور اور ''بھیڑ'' بطور انبوہ، ٹھٹھ) تلفظ یا اِملا میں مشابہت تو رکھتے ہیں، لیکن ان کے معانی مختلف ہوتے ہیں، اس لیے یہ باہمی طور پر مترادف نہیں کہلائے جا سکتے۔ اِسی اُصول کے تحت معتبر لسانی ماخذ مختلف الفاظ کو مترادف اسی صورت میں قرار دیتے ہیں جب وہ معنی میں اشتراک رکھتے ہوں۔ اسی بات کو مختصراً یوں بیان کیا جا سکتا ہے ''صوتی و املائی اعتبار سے وہ مختلف الفاظ جو ایک جیسے معنی رکھتے ہیں، مترادف کہلاتے ہیں۔''

ISSN: 2519-6332 (Print), ISSN: 2708-1915 (Online)

ایک طرف تو ہمارا خیال یہ ہوتا ہے کہ آیا دو جملے باہم مترادف ہو بھی سکتے ہیں یا نہیں، اس بات کا فیصلہ صرف زبان اور زمانے کی خارجی اور معروضی حقیقت سے کیا جا سکتا ہے۔ دوسری طرف ایک وجدانی تصور بھی موجود ہے (اگرچہ جدید فلسفۂ زبان میں اسے بڑی حد تک ردّ کر دیا گیا ہے) کہ دو اظہار/ تاثرات مترادف ہیں یا نہیں، اس کا انحصار بولنے والے کے ذاتی اور داخلی رویّے پر بھی ہوتا ہے۔ اس مقالے میں ہمارے پیشِ نظر ترادف/ ہم معنویت کی محض معنوی مشابہت ہی نہیں بلکہ ایک جامع تعریف یا اس کی مستحکم شناخت بھی ہے۔

اُردو نے فارسی، عربی اور ترکی زبان کے زیرِ اثر پروان چڑھتے ہوئے ان زبانوں کے الفاظ کو اپنے ذخیرہ میں شامل کیا ہے۔ اس لسانی اشتراک نے اُردو زبان میں مترادفات کی ایک خاصی بڑی تعداد کو وجود بخشا ہے جو اِس کی لغوی و اسالیبی ثروت مندی کی علامت ہے۔ جیسے جیسے اُردو نے مقامی اور بین الملکی زبانوں سے الفاظ کو قبول کیا، اس نے ایک ایسے متنوع مترادفات الفاظ کا ذخیرہ پیدا کیا جن میں اکثر کے مابین بہت باریک معنوی فرق ہے۔ فارسی، عربی، اور مقامی ہندوی اثرات نے اُردو کے ذخیرۂ الفاظ کو اس قدر وسعت دی کہ ہمیں مترادفات کی کئی ایک پرتیں تشکیل پاتی نظر آتی ہیں۔

یہاں اِس بات کا ذکر فائدے سے خالی نہ ہوگا کہ جہاں تک اُردو مترادفات کی فرہنگوں یا لغات کا معاملہ ہے تو الفا بائی ترتیب سے مترادفات کی لغات تو کتابچوں کی صورت میں بہت سی ملتی ہیں جنھیں منظوم ناموں یا نصاب ناموں کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ لیکن منظوم ناموں/ نصاب ناموں کے اُسلوب سے ہٹ کر اُردو مترادفات کی باقاعدہ اور قدیم ترین کاوش مترادف اللغات ہے جو ۱۳۱۷ھ بمطابق (۹۹-۱۸۹۸ء) میں 'درمطبع صدر المطابق ریاست بھوپال' سے شائع ہوئی، اس کے مؤلف کا نام تو کتاب میں درج نہیں اور اس کے سرورق سے بس اس قدر معلومات حاصل ہوتی ہیں کہ یہ عالمگیر محمد خان صاحب (مطبع کے مالک) کی فرمائش پر تالیف کی گئی تھی۔ جن محققین کی نظروں سے یہ کام نہیں گزرا اُن کے نزدیک اُردو مترادفات کے حوالے سے پہلی اور باقاعدہ کاوش اُردو لغاتِ مترادفات ہے جسے سنہ ۱۹۴۹ء[۵] میں پروفیسر غلام محی الدین خلوت نے تالیف کیا، تاہم اُردو زبان میں تھیسارس کی تالیف کی سب سے (معلومہ) اوّلین کاوش مجموعہ لغاتِ مرادف، معروف بہ الفاظِ مرادف (۱۳۳۷ھ) ہے۔ ان کے علاوہ وارث سرہندی (۱۹۳۵ء-۱۹۹۱ء) کی قاموس مترادفات جیسی ضخیم تالیف اور احسان دانش (۱۹۱۴ء-۱۹۸۲ء) کی تالیف اُردو مترادفات اور اس سلسلے کی تا حال آخری کوشش رفیق خاور (۱۹۰۸ء-۱۹۹۰ء) کی تالیف اُردو تھیسارس[۶] تصور کی جاتی ہے جس کی بنیاد راجے/راژے (Rogert) (۱۹۷۹ء-۱۸۶۹ء) کے تھیسارس پر رکھی گئی ہے۔ یہاں کیپٹن ایچ جے راورٹی

ISSN: 2519-6332 (Print), ISSN: 2708-1915 (Online)

(Captain H G Raverty) (۱۸۲۵ء۔۱۹۰۶ء) کی گراں قدر تصنیف *Thesaurus of English and Hindustani Terms*(۷) کا ذکر بھی واجب ٹھہرتا ہے۔ راورٹی کی یہ تصنیف اس اعتبار سے انتہائی اہمیت کی حامل ہے کہ اُردو/ ہندوستانی کا یہ پہلا باقاعدہ ذولسانی تھیسارس ہے جس میں مختلف تکنیکی شعبہ جات کی زمرہ بندی کر کے اُن کے تحت اصطلاحات کا انگریزی زبان میں اندراج کر کے مقامی (اُردو/ ہندوستانی) زبان میں مترادفات درج کیے گئے ہیں۔ اُردو میں ان وقیع اور قابلِ قدر تالیفات کے باوجود ان کے مؤلفین نے کہیں بھی ''ترادف کیا ہوتا ہے جس کی بنیاد پر دو الفاظ باہمی طور پر مترادف کہلائے جا سکتے ہیں'' یا ''کیا مترادفات کی اقسام بھی ہوتی ہیں؟'' جیسے سوالات کا اپنی تالیفات کے دیباچوں وغیرہ میں کچھ ذکر نہیں کیا۔

اس بات ذکر شاید دلچسپی سے خالی نہ ہو کہ اُردو زبان میں مترادفات کی سب سے ضخیم لغت/فرہنگ قاموسِ مترادفات اپنے مؤلف (وارث سرہندی) کی کسی قسم کی تعارفی تحریر جیسا کہ دیباچہ، مقدمہ وغیرہ سے یکسر خالی ہے۔ احسان دانش کی اُردو مترادفات میں فاضل مؤلف کی تحریر حرفے چند کے نام سے تو موجود ہے جس میں آریاؤں اور دراوڑی کے ساتھ ساتھ پراکرت کی نشوو ارتقا کا ذکر ملتا ہے لیکن مترادف یا ترادف کے بارے میں کچھ نہیں لکھا گیا۔ غلام محی الدین خلوت نے اپنی لغت اُردو لغاتِ مترادفات کے پیش لفظ میں اتنا ضرور لکھا ہے کہ:

> علمائے لسانیات کا متفقہ فیصلہ ہے کہ دنیا کی کسی زبان میں دو لفظ بالکل ایک معنی کے نہیں ہو سکتے لیکن غیر متصرف مترقی زبانوں میں بہت سے ہم معنی لفظ اِدھر اُدھر سے آجاتے ہیں اور انھیں مترادف الفاظ کا نام دیا جاتا ہے... اس لغت میں قریب المفہوم الفاظ کے ذخائر موجود ہیں۔(۸)

ان سب تالیفات کے بیچ میں ہمیں ایک بہت منفرد قسم کی کاوش ''فروق'' کے نام سے ملتی ہے جسے ''نور اللغات آفس۔ کاکوری، ضلع لکھنؤ'' سے سنہ ۱۹۶۸ء میں شائع کیا گیا اور اس کے مؤلف طاہر محسن علی کاکوروی ہیں۔ یہ کتاب مترادفات کی باقاعدہ لغت یا فرہنگ تو نہیں البتہ اس میں بہت سے الفاظ (جن کا انتخاب کسی خاص اُصول کے تحت نہیں کیا گیا بلکہ مؤلف کے ذاتی ذوق پر منحصر ہے) کو جوڑوں (دو الفاظ یا بعضے مرکبات) کے مابین باریک معنوی فرق کو واضح کرنے کی کوشش کی گئی ہے جیسا کہ اس تالیف میں سب سے پہلا اندراج آبِ بقا اور آبِ حیات کا ہے اور ان کے باہمی معنوی فرق پر مؤلف نے اپنی رائے دی ہے، اسی طرح ''آراستہ، پیراستہ''، ''آرزو، تمنا''، ''آشنا، شناسا'' اور ان جیسے ظاہری مترادفات کا فرق بہت عمدہ طریقے سے بیان کیا گیا ہے، اس کتاب کے دیباچے میں مؤلف نے ''آپ بیتی'' تو درج کی ہے لیکن مترادفات کی خوبیوں یا خصوصیات

ISSN: 2519-6332 (Print), ISSN: 2708-1915 (Online)

کے حوالے سے کوئی بات نہیں کی۔

کئی ایک کتب، لغات اور رسائل کی چھان پھٹک کے بعد مجھے محض دو مضامین ایسے مل سکے جن کا موضوع اُردو مترادفات تھا۔ یہ دونوں مضامین رسالہ نگار جس کے ایڈیٹر فرمان فتح پوری (۱۹۲۶ء۔۲۰۱۳ء) تھے، میں ملے۔ ان دونوں میں ایک مارچ ۱۹۵۲ء کی اشاعت میں چھپا جو حفیظ الرحمٰن واصف (۱۹۱۰ء۔۱۹۸۷ء) کی تالیف تھی اور دوسرا مضمون رشید حسن خان (۱۹۲۵ء۔۲۰۰۶ء) کا تھا جو دراصل حفیظ الرحمٰن کے مضمون پر نقد ہے اور یہ اگست ۱۹۵۲ء کی اشاعت میں چھپا (ان دونوں کے مباحث کا ذکر آگے آ رہا ہے)۔

الفاظ کی زُمرہ بندی یا درجہ بندی ''معنوی پہلو'' کے اعتبار سے دو اُصولوں پر کی جا سکتی ہے۔

۱: الفاظ کے معنوی تعلقات کی بنیادی قسم کے اعتبار سے کی جانے والی درجہ بندی یا یوں کہہ لیں کہ ''الفاظ کو جس بنیاد پر گروہوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے کہ ان کے مابین معنوی تعلق کس نوعیت کا ہے، جیسے کہ مترادف ہونا، متضاد ہونا، یا کسی عمومی۔خصوصی تعلق میں ہونا۔'' جیسے کہ پیار، محبت اور اُنس ایک گروہ میں شامل ہوں گے اور روشنی، تاریکی یا ٹھنڈا اور گرم دوسرے گروہ میں۔ اسی طرح نوعی تعلق جیسا کہ گلاب، چنبیلی، موتیا وغیرہ ''پھول'' کے زُمرے میں آئیں گے جسے تکنیکی اعتبار سے یا لسانیات کی رُو سے hyponym کہا جاتا ہے۔ بعینہٖ hyponym کا معکوس hypernym بھی ہوتا ہے جیسے کہ ''پھل'' ایک hypernym ہے جو کیلے، سیب، آم اور دیگر پھلوں کی نمائندگی کرتا ہے یا ہتھیار کے تحت تلوار، بندوق، پستول، خنجر وغیرہ آتے ہیں۔

۲: الفاظ کی اس بنیاد پر کی جانے والی درجہ بندی جس میں دیے گئے الفاظ کی دیگر لغوی اکائیوں (الفاظ) سے تعلق یا وابستگی کو پیش نظر رکھا جاتا ہے اسے تکنیکی اعتبار سے collocation بھی کہا جا سکتا ہے جیسا کہ درخت کا تعلق لکڑی سے تو ہے ہی لیکن کسی نہ کسی طور درخت کا تعلق سائے سے بھی ہے اس اعتبار سے درخت، لکڑی، سایہ حتیٰ کہ ''جنگل'' بھی ایک ہی زُمرے یا درجے میں شمار کیے جا سکتے ہیں۔

درج بالا اُصولوں کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے الفاظ کو معنوی اقسام کے اعتبار سے ذیل کے زُمرہ جات میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔

۱) مترادفات۔

۲) متضادات۔

۳) لغوی و اصطلاحی اعتبار سے مجموعے۔

۴) قواعدی یا لغوی اعتبار سے بنائے گئے مجموعے (جیسا کہ سب افعال، متعلق افعال وغیرہ مثلاً: دوڑنا،

ISSN: 2519-6332 (Print), ISSN: 2708-1915 (Online)

پینا، چلنا، لپکنا وغیرہم)۔

۵) معنوی میدان (کسی ایک شعبے یا موضوع سے متعلق الفاظ کا تعلق جیسا کہ اُستاد، کتاب، درسگاہ وغیرہ تعلیم کے شعبہ سے ہیں)۔

اس مضمون کا موضوع چوں کہ ''مترادفات'' ہیں لہٰذا تحریر کا مرکز ومحور ''مترادفات'' ہی رہیں گے۔

مترادف (synonym) کیا ہے؟

The New Oxford Shorter English Dictionary کے مطابق:

> صحیح ترین معنوں میں، مترادف وہ لفظ ہوتا ہے جو کسی دوسرے لفظ کے معنی کے اعتبار سے ویسا ہی مفہوم رکھتا ہو (اسی زبان میں)؛ لیکن زیادہ تر، مترادف سے مراد وہ دو یا زیادہ الفاظ ہوتے ہیں (اسی زبان میں) جن کا عمومی مفہوم ایک جیسا ہو، اگرچہ ہر لفظ کے کچھ ایسے مخصوص معانی بھی ہو سکتے ہیں جو دوسرے لفظ یا الفاظ کے ساتھ مشترک نہ ہوں، یا ان کے معانی میں باریک (معنوی) فرق ہو جو مختلف سیاق و سباق میں موزوں ہوتے ہیں، مثلاً: happy, glad; to slaughter, kill, slay۔ اسی طرح، کسی (ایک زبان کا کوئی) لفظ کا کسی دوسری زبان میں ہم معنی لفظ کا بھی synonym کہلاتا ہے۔(۹)

Unabridged Dictionary of English Language's Encyclopedic Webster میں synonymous کی تعریف کچھ یوں ہے:

> معنی میں برابر یا یکساں، جو ایک ہی خیال کو ظاہر کرے یا اس کا مفہوم ادا کرے۔(۱۰)

Collins Cobuild Advanced Learner's English Dictionary میں synonym کے توضیح کچھ اس طرح سے ہے:

> مترادف وہ لفظ یا ترکیب ہے جس کا مطلب کسی اور لفظ یا ترکیب کے مساوی یا ہم معنی ہو۔(۱۱)

قومی انگریزی اُردو لغت میں synonymous کی تعریف کچھ یوں ہے:

> ''مترادف؛ ہم معنی؛ مرادفاتی انداز والا''(۱۲)

ISSN: 2519-6332 (Print), ISSN: 2708-1915 (Online)

اُردو لغت تاریخی اصول پر میں مترادف کی تعریف کچھ یوں ہے:

۱۔ ایسے الفاظ جن کے معنی ایک ہوں، ہم معنی، ہم ردیف۔ ۲۔ مترادف وہ قافیہ ہے جس کے آخر میں دو ساکن بلافصل واقع ہوں۔ (۱۳)

ترادف (۱۴) (synonymy) کیا ہے؟

The New Oxford Shorter English Dictionary کے مطابق:

مترادف ہونے کی خصوصیت یا کیفیت؛ معنی یا استعمال کا ایک ہونا۔ (۱۵)

Webster's Encyclopedic Unabridged Dictionary of English Language میں synonymy کی تعریف کچھ یوں ہے:

مترادف ہونے کی خصوصیت؛ معنی کے اعتبار سے برابری یا ہم معنویت۔ (۱۶)

قومی انگریزی اُردو لغت میں synonymy کی تعریف کچھ یوں ہے:

ہم معنی ہونے کا وصف؛ ہم معنویت؛ تحریر وتقریر میں مترادفات کی تکرار یا ان کا استعمال بغرض تاکید یا زور بلاغت؛ مترادفات کا مطالعہ یا ان کی فہرست وغیرہ۔ (۱۷)

اُردو لغت تاریخی اُصول پر میں ترادف کی تعریف کچھ یوں ہے:

''۱۔ ہم معنی ہونا، دو چیزوں کا باہم مشابہ ہونا۔'' (۱۸)

رسالہ نگار میں شائع شدہ مضمون اُردو زبان کے مترادف الفاظ کے مؤلف حفیظ الرحمٰن واصف لکھتے ہیں:

ہر لفظ کی تہہ میں کوئی نہ کوئی صفت یا مناسبت موجود ہے جس کی بنا پر مدلول کو اس لفظ کے ساتھ موسوم کیا گیا ہے۔ لہٰذا اسم ذات اور اسم صفت کا امتیاز اسی وقت تک ہے جب کہ کسی اسم صفت سے صفتی معنی مراد ہوں اور اس کو صفت کی نیت سے ہی بولا جائے۔ ثابت ہوا کہ ترادف کا واقع ہونا ناممکن نہیں ہے اور یہ بھی لازم نہیں کہ ہمیشہ دو قریب المعنی لفظوں میں ترادف ہی پایا جائے۔

مزید لکھتے ہیں:

ترادف کیوں ہوتا ہے: (ا) کسی مدلول کے لیے ایک کے بعد دوسرا لفظ اختیار کیا گیا اور اتفاق سے پہلا بھی موجود رہا، جیسے پہ، پر، مگر، لیکن، اور الیکشن، انتخاب،

ISSN: 2519-6332 (Print), ISSN: 2708-1915 (Online)

چناؤ، اور نشست، بیٹھک، اور آبدوز، ڈبکنی... گورنمنٹ، حکومت، سرکار... وغیرہ۔

Cross-Linguistic Synonym جس کا تفصیلی ذکر آگے آ رہا ہے، اسی کی بنیاد پر مزید لکھتے ہیں (اگرچہ انھوں نے Cross-Linguistic Synonym کی اصطلاح تو استعمال نہیں کی):

> ایک لفظ ایک مقام پر بولا جاتا ہے اور اسی معنی میں دوسرے مقام پر دوسرا لفظ بولا جاتا ہے اور رفتہ رفتہ دونوں لفظ مشہور ہو جاتے ہیں... دہلی کے ایک علاقہ میں لانگنا بمعنی پھلانگنا اور سوہنا بمعنی عمدہ اور کنے بمعنی پاس بولا جاتا ہے۔ شہروں اور علاقوں کی زبانوں میں بہت فرق ہوتا ہے جیسے چمٹا یوپی میں، دسپنا دہلی میں اور کھاٹ یوپی میں، چارپائی دہلی میں...

مؤلف جنس (Gender) کے اعتبار سے تفریق کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

> عورتوں اور مردوں کی زبان میں بھی فرق ہوتا ہے مثلاً پنڈا بمعنی جسم، ڈھیٹ بمعنی بے شرم... وغیرہ عورتوں کی زبان ہے اور یہ بھی بغیر ترادف کے نہیں ہوسکتا۔[۱۹]

مذکورہ بالا توضیحات کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے لسانیاتی نقطۂ نظر سے ''ترادف'' کی تعریف کچھ اس طرح سے کی جاسکتی ہے:

> ''ترادف'' الفاظ کے مابین معنوی تعلق کی وہ قسم ہے جو لسانی عناصر (الفاظ، فقرات، محاورات، ضرب الامثال وغیرہ) کے بنیادی معانی میں مطابقت یا ہم آہنگی کو ظاہر کرتی ہے، اگرچہ یہ عناصر عمومی طور پر اپنی (جذباتیت، سماجی، ثقافتی وابستگی) مفہوم (connotation) اور اُسلوبی خصوصیات (stylistic characteristics) میں فرق برقرار رکھتے ہیں۔ ترادف لسانی زُمروں (linguistic categories) کی کوئی مکمل، جامع یا مثالی صورت پیش نہیں کرتا، کیوں کہ انسانی زبانوں میں معنی کی صد فی صد مطابقت یا مشابہت شاذ و نادر ہی پائی جاتی ہے۔ کوئی بھی دو الفاظ اپنے مفہوم، تاثر، استعمال کے طریقے، اندازِ بیاں (register)، یا تعددِ استعمال (frequency of occurrence) میں بالکل یا بعینہٖ ایک جیسے نہیں ہو سکتے۔

مترادفات کی اقسام (جن کا ذکر آگے آ رہا ہے) ایک دوسرے سے کس طرح الگ الگ ہوتے ہیں یا معنوی اعتبار سے انھیں کس طرح ایک دوسرے کا مترادف ہوتے ہوئے بھی جدا کیا جاسکتا ہے، پر گفتگو سے پہلے اگر چند

ISSN: 2519-6332 (Print), ISSN: 2708-1915 (Online)

اصطلاحات کا جائزہ لے لیا جائے تو مزید مباحث کی تفہیم میں آسانی پیدا ہونے کے امکانات بڑھ جاتے ہیں۔

لغوی یا بنیادی معنی (Denotation) کسی لفظ کا بنیادی یا لغوی مطلب۔ مثال: ''پانی'' اور ''آب'' دونوں کا لغوی مطلب ایک ہی ہے یعنی ''پیا جانے والا سیال جو آکسیجن اور ہائیڈروجن کا مرکب ہوتا ہے'' یا ایک اور مثال میں ''شروع'' اور ''آغاز'' دونوں کا ظاہری مفہوم ''کسی کام کی ابتدا'' ہے۔ اگر دو الفاظ کے لغوی معنی مختلف ہوں تو وہ مترادف نہیں ہو سکتے یعنی مترادفات کے مابین لغوی معنی ایک طرح کی ''بنیاد'' کا کام سرانجام دیتے ہیں۔

ضمنی معنی یا مفہوم (Connotation) ایسے معنی جو کسی لفظ کے لغوی معنی کے بجائے جذبات، ثقافت یا احساسات پر مبنی ہوں۔ اس میں رویّے، اَقدار اور چُھپی ہوئی رائے (مثبت، منفی، غیر جانبدار) شامل ہیں۔ مثال: ''کُجز رس'' اور ''بخیل''[۲۰] باہمی طور پر مترادف ہیں دونوں کا ظاہری مفہوم ''پیسے کے حوالے سے محتاط'' کا ہے۔ لیکن ''کُجز رس'' (مثبت حوالہ، دانش مندی سے بچت) جبکہ ''بخیل'' (منفی حوالہ، دینے سے گریز) کا پہلو لیے ہوئے ہے۔ ''دُبلا'' (اکثر مثبت حوالہ، چھریرے یا اکہرے بدن والا) بمقابلہ ''کمزور'' (اکثر غیر جانب دار یا قدرے منفی) دونوں کا ظاہری مفہوم ''وزن کی کمی'' ہے۔

اندازِ بیان (Register) کسی لفظ کے ایسے معنی جو کسی خاص سماجی، رسمی یا غیر رسمی حیثیت، روزمرہ یا ادبی پہلو وغیرہ لیے ہوئے ہوں۔ مثال: ''مرنا'' (عام)، ''وفات پانا'' (رسمی/ شائستہ)، ''ٹپک جانا'' (غیر رسمی/ مزاحیہ)۔ اگر رجسٹر مختلف ہو تو الفاظ ہر موقع پر ایک دوسرے کی جگہ استعمال نہیں ہو سکتے۔

اُسلوب (Style) لفظ کا یہ معنوی پہلو رجسٹر سے قدرے قریب محسوس ہوتا ہے لیکن باریک بینی سے کیا گیا مشاہدہ ان دونوں میں فرق واضح کر دیتا ہے۔ اس میں لفظ کے معنی میں ادبی، شاعرانہ، تکلف یا کلاسیکی رچاؤ کا عمومی معنی سے فرق ہوتا ہے مثال: پیار، محبت اور عشق کا مفہوم بادی النظر میں تو ایک سا ہے لیکن پیار (عام)، محبت (ادبی)، اور عشق (شاعرانہ) اُسلوب لیے ہوئے ہے۔ ''سورج'' اور ''آفتاب'' ایک دوسرے کے بظاہر صد فی صد یا مطلق مترادف (بحث آگے آ رہی ہے) محسوس ہوتے ہیں لیکن اگر جملہ ''آفتاب فلک پہ جلوہ گر ہوا'' ہو تو اُسلوب شاعرانہ اور غیر رسمی کہلائے گا جسے سادہ انداز میں ''سورج نکل آیا'' کہا جائے گا۔ یوں یہ دونوں مطلق مترادف محسوس ہونے کے باوجود اُسلوبیاتی اعتبار سے جملوں میں ایک دوسرے کی جگہ نہیں لے سکتے۔

سیاق (Context) اس میں لفظ اپنے دائیں بائیں کے الفاظ اور جن حالات میں وہ لفظ جملے میں استعمال ہوا، پیشِ نظر رکھا جاتا ہے جیسا کہ ''بڑا'' اور ''وسیع'' ظاہراً مترادف ہیں عمومی طور پر ''بڑا گھر'' اور ''وسیع گھر'' استعمال کیا جاتا ہے لیکن اگر جملے میں ''بڑا'' کے بعد ''بھائی'' کا لفظ آ جائے تو ہم ''وسیع بھائی'' نہیں کہہ سکتے یا طبی

ISSN: 2519-6332 (Print), ISSN: 2708-1915 (Online)

اصطلاح میں ''بڑی آنت'' کی جگہ ''وسیع آنت'' نہیں کہا جا سکتا یعنی سیاق بدلتے ہی معنی میں فرق آیا اور دو الفاظ اب مترادف نہیں رہے۔

ہم آہنگی/امتزاج (Collocation) بولنے والوں کی عادت یا رواج کے پیشِ نظر وہ الفاظ جو باہم ساتھ آتے اور ان کے اکٹھے استعمال کیے جانے کی کوئی خاص وجہ منطق نہیں ہوتی۔ لفظ ''خوش'' اور ''شاد'' اگرچہ مترادف ہیں لیکن لفظ ''مزاج'' اور ''خوش'' کی ہم آہنگی ہے جس کے مقابلے میں ''شاد مزاج'' معنی تو وہی رکھتا ہے لیکن غیر مستعمل ہے۔ لفظ ''شدید'' کے مترادفات میں ''پُرزور، مضبوط، محکم'' اور ''زیادہ، تیز، تند'' کے بھی ہیں۔ ہم ''شدید بخار'' بمعنی ''تیز بخار'' یا ''زیادہ بخار'' کے لیتے ہیں، ''شدید نقصان'' تو مستعمل ہے لیکن ''تیز نقصان'' غیر مستعمل۔ اسی کی ایک اور بڑی بیّن مثال لفظ ''کالا'' اور ''سیاہ'' کی ہے جو بظاہر صد فی صد مترادف ہو سکتے ہیں لیکن کئی ایک جگہ پر کولوکیشن ان کے باہمی تبادلے کی اس کی اجازت نہیں دیتی کیوں کہ لفظ ''جادو'' کے ساتھ ''کالا'' ہی استعمال کیا جاتا ہے بجائے ''سیاہ'' کے۔ ہم کہہ سکتے ہیں کہ کولوکیشن الفاظ کی فطری ترکیبوں کے اظہار کے سوا کچھ نہیں۔

اب ہم مندرجہ بالا توضیحات کی بنیاد پر مترادفات کی اقسام کا جائزہ لیتے ہیں۔

مطلق مترادف (Absolute synonym)

لسانیاتی طور پر مترادفات کی درجہ بندی اِنتہائی اہمیت کی حامل ہے۔ سب سے پہلے ''مطلق مترادفات'' کی بات کی جاتی ہے، اگر دو الفاظ ہر سیاق و سباق میں بلا استثنا ایک دوسرے کی جگہ لے سکیں تو انھیں ''مطلق مترادف'' کہا جائے گا۔ تاہم ماہرینِ لسانیات کا اس امر پر اتفاق ہے کہ مطلق مترادفات کا وجود اگر بالکل ناپید نہیں تو یہ کم از کم انتہائی نایاب ضرور ہیں۔ کرس (Curse) کے مطابق:

''فطری زبانیں مطلق مترادفات کو ناپسند کرتی ہیں۔''[۲۱]

اسی لیے ماہرینِ لسانیات اس بات پر متفق ہیں کہ ''مطلق مترادفات'' عموماً صرف علاقائی یا تکنیکی فرق تک محدود ہوتے ہیں— یعنی کسی ایک زبان کا کوئی لفظ جیسے اُردو کا لفظ ''سیب'' اور انگریزی کا Apple باہمی طور پر یا جیسے groundhog اور (woodchuck جو ایک ہی جانور کے مختلف نام ہیں) مطلق مترادف ہو سکتے ہیں۔ ایسی صورتِ حال میں اگرچہ الفاظ ایک ہی شے کی نشان دہی کر رہے ہوتے ہیں، لیکن اس کے باوجود بیشتر ان کا اُسلوب یا الفاظ کے ساتھ امتزاج (collocation) مختلف ہوتا ہے۔ جان لائی اونز (John Lyons) (۱۹۳۲۔۲۰۲۰ء) نے اس معاملے کو زیادہ مربوط انداز میں پیش کرنے کی کوشش کی ہے۔ اس نے ایک لفظ کو

دوسرے لفظ کا مطلق مترادف ہونے کے لیے تین شرائط پیش کی ہیں: (i) ''ان کے تمام معانی (لغوی، مجازی، اصطلاحی) ایک جیسے ہوں۔ (ii) وہ ہر سیاق و سباق میں مترادف سمجھے جائیں۔ (iii) وہ معنوی طور پر ہر پہلو سے برابر ہوں— یعنی ان کے معنی یا معانی تمام معنوی جہتوں (بیانیہ اور غیر بیانیہ دونوں) میں یکساں ہوں۔''(۲۲)

عملی طور پر دیکھا جائے تو ان تمام شرائط کا پورا ہونا ناممکن سا نظر آتا ہے۔ اور اگر کہا جائے کہ ایسے دو الفاظ جو ان تین شرائط کو پورا کرتے ہیں وہ اُس زبان کے ذخیرۂ الفاظ پر سوائے بوجھ کے کچھ بھی نہیں تو شاید بے جا نہ ہوگا۔ اس لیے ماہرینِ لسانیات کا اس بات پر متفق ہونا کہ ''مطلق مترادف اگر ناممکن نہیں تو کم از کم انتہائی نایاب ضرور ہے،'' بالکل بجا معلوم ہوتا ہے بلکہ کئی ایک ماہرین کا تو یہ بھی کہنا ہے کہ اصطلاحات میں بھی اُسلوب کا فرق بہرحال ہوتا ہی ہے (چند ماہر لسانیات کی یہ رائے ہے کہ اصطلاحات مطلق مترادف ہوتی ہیں) اس لیے دو مختلف زبانوں کی اصطلاحات بھی باہمی طور پر مطلق مترادف نہیں ہوسکتیں۔ یہاں اس بات کا ذکر کرنا غیر ضروری نہیں ہوگا کہ بعض ماہرینِ لسانیات مطلق مترادف (Absolute synonym) کے بجائے کامل مترادف (Perfect synonym) اور حقیقی مترادف (True synonym) کی اصطلاح بھی برت لیتے ہیں لیکن دقیق مطالعے سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ ان تینوں میں بھی بہت باریک فرق ہے جسے یہاں مثالوں سے واضح کرنے کی کوشش کی جائے گی۔

مطلق مترادف: یہ اصطلاح سب سے زیادہ مشہور اور تسلیم شدہ ہے، خصوصاً جان لائی اونز اور دیگر کلاسیکی ماہرین لسانیات اسی اصطلاح کے قائل ہیں۔ جیسا کہ اس پر بات ہو چکی کہ لائی اونز کے مطابق، مطلق مترادف تب ہوتا ہے جب تین شرطیں پوری ہوں: دو الفاظ کے تمام معانی ایک جیسے ہوں، تمام سیاق و سباق میں تبادلہ ممکن ہو، ہر سطح پر معنوی مساوات ہو (بیانیہ و غیر بیانیہ)۔ ماہرینِ لسانیات کی اکثریت اس بات پر متفق ہے کہ دو الفاظ کے درمیان ایسا ترادف یا تو ممکن نہیں، یا بہت نایاب ہے۔

کامل مترادف: یہ اصطلاح زیادہ تر لغت نویسی اور Computational Semantics میں سامنے آتی ہے۔ بعض ماہرین اسے مطلق مترادف کا ہی دوسرا نام مانتے ہیں، لیکن چند کے نزدیک اس میں شدت نسبتاً کم ہے۔

فرق: چند ایک محققین ''کامل مترادف'' کو اس مفہوم میں لیتے ہیں کہ سیاق و سباق کے محدود دائرے میں دو الفاظ مکمل طور پر ایک دوسرے کا بدل ہو سکتے ہیں یعنی یہ سیاقی تحدید یا پابندی کی موجودگی میں مطلق ترادف ممکن ہے یعنی بعض اوقات ''کامل'' اور ''مطلق'' مترادف سمجھے جاتے ہیں، بعض جدید مباحث میں ''کامل مترادف'' کو ایک عملی و قابلِ قبول صورت کہا گیا ہے جو خاص سیاق و سباق میں ممکن ہے۔

ISSN: 2519-6332 (Print), ISSN: 2708-1915 (Online)

حقیقی مترادف: یہ اصطلاح زیادہ تر فلسفۂ زبان اور ادراکی (cognitive) معنیات کے تناظر میں استعمال ہوتی ہے۔ حقیقی مترادف کو بعض اوقات اس معنی میں لیا جاتا ہے کہ دو الفاظ یا جملے ایک ہی ادراکی معنی رکھتے ہیں— یعنی ایک ہی تصور یا تخیل کی نمائندگی کرتے ہیں۔ حقیقی مترادف میں بعض اوقات مطلق مترادف سے کم درجے کی شدت پائی جاتی ہے، کیوں کہ یہ مفہوم وادراک پر زور دیتی ہے، نہ کہ ہر سیاق میں مکمل تبادلے پر۔

تقابلی جدول

اصطلاح	قطعیت کا درجہ	تعریف / شرطیں	تبادلہ ہر سیاق میں؟	شناخت کس سطح پر؟
مطلق مترادف	قطعی	ہر معنی، ہر سیاق، ہر پہلو میں مکمل یکسانیت	ہاں	زبان، سیاق، اُسلوب، اظہار
کامل مترادف	کم شدید	بعض اوقات مطلق کا دوسرا نام اور سیاقی تحدید کامل مترادف	سیاق پر منحصر	مخصوص عملی استعمال
حقیقی مترادف	نسبتاً قطعی	ذہنی یا ادراکی سطح پر ایک ہی مفہوم (cognitive identity)	ضروری نہیں	ذہن / تصور / حوالہ

تینوں اصطلاحات بعض سیاقوں میں مترادف استعمال ہوئی ہیں، خاص طور پر غیر رسمی گفتگو میں۔ تاہم علمی و تحقیقی سطح پر ''مطلق مترادف'' قطعی طور پر فنّی اصطلاح ہے، ''کامل مترادف'' یا تو اسی کا دوسرا نام ہے یا کچھ نرم تصور۔ حقیقی مترادف ایک ادراکی (cognitive) یا فلسفیانہ زاویہ رکھتا ہے۔

۱) مرنا/ وفات پانا

پہلو	تجزیہ
لغوی معنی	دونوں کا مطلب: زندگی کا خاتمہ
سیاق	''مرنا'' عام اور روزمرہ، ''وفات پانا'' رسمی، دینی یا ادبی سیاق میں
اُسلوب (Style)	مرنا= غیر رسمی / عمومی، وفات پانا= مؤدبانہ / مذہبی
تبادلہ ممکن؟	ہر سیاق میں نہیں حضرت فلاں ''مر گئے'' کہنا بے ادبی محسوس گا

ISSN: 2519-6332 (Print), ISSN: 2708-1915 (Online)

نتیجہ

مطلق مترادف	نہیں
حقیقی مترادف	ہاں
کامل مترادف	رسمی سیاق میں ممکن

۲) پیاس/عطش/تشنگی

پہلو	تجزیہ
لغوی معنی	تینوں کا مرکزی مفہوم ''پانی کی طلب'' ہے
سیاق	پیاس=عام، عطش=مذہبی/فصیح، تشنگی=شاعرانہ/ادبی
اُسلوب	مختلف: ایک عام، دوسرا فصیح، تیسرا شاعرانہ
تبادلہ ممکن؟	مجھے پیاس لگی ہے ''درست''، مجھے عطش لگی ہے ''غلط'' (مصنوعی لگتا ہے)

نتیجہ

مطلق مترادف	نہیں
کامل مترادف	نہیں
حقیقی مترادف	مرکزی خیال یا مفہوم ایک ہی ہے

۳) پیار/محبت/ پریم/ پریت

پہلو	تجزیہ
لغوی معنی	تمام الفاظ ''محبت'' کے معنی رکھتے ہیں
سیاق	پیار=عام، محبت=رسمی، پریم/ پریت=شعری/علاقائی (ہندی اثر)
اُسلوب	پریم/ پریت میں کلاسیکی یا دیہی/ادبی رنگ
تبادلہ ممکن؟	ہر جگہ نہیں— ''خدا اپنے بندوں سے پریم کرتا ہے'' (نامناسب لگتا ہے)

نتیجہ

مطلق مترادف	نہیں
حقیقی مترادف	ہاں
کامل مترادف	شاعری میں ممکن

ISSN: 2519-6332 (Print), ISSN: 2708-1915 (Online)

خلاصہ جدول

مترادفات	مطلق	کامل (مبنی بر سیاق)	حقیقی (ادراکی)
مرنا/ وفات پانا	نہیں	ہاں (رسمی سیاق میں)	ہاں
پیاس/ عطش/ تشنگی	نہیں	نہیں	ہاں
پیار/ محبت/ پریم/ پریت	نہیں	ہاں (ادبی/ شاعرانہ سیاق میں)	ہاں

ادراکی مترادف (Cognitive Synonym)

جیسا کہ اس حوالے سے بات ہو چکی ہے کہ ایک ہی زبان میں دو ایسے الفاظ کا ملنا اگر ناممکن نہیں تو مشکل ضرور ہے جو بعینہٖ ہم معنی ہوں اور جنھیں مطلق، کامل یا حقیقی مترادف کہا جا سکتا ہو، اس لیے معنیات کے ماہرین ''ادراکی مترادف'' کو ہی ''مترادف'' قرار دیتے ہیں۔ بعض ماہرین لسانیات (جیسے کہ لائی اونز) ادراکی مترادف کو توضیحی مترادف (descriptive synonymy)، جزوی مترادف (partial synonymy) اور حوالہ جاتی مترادف (referential synonymy) بھی کہتے ہیں۔

> ادراکی مترادفات ایسے الفاظ ہوتے ہیں جن کا وصفی معنی ایک جیسا ہوتا ہے۔ (لائی اونز، ۶۳: ۱۹۹۵ء)

لہٰذا، ''ادراکی ترادف'' کو ایک شعوری تعلق (sense relation) سمجھا جاتا ہے۔ اگر کسی بیان میں الفاظ کی تبدیلی سے تو اس جملے یا بیان کی صداقت مجروح نہ ہو تو بدلے جانے والے الفاظ ''ادراکی مترادف'' کہلائے جا سکتے ہیں۔ اگر ''اُستاذ'' کو جملے میں اس طرح بیان کیا جائے کہ ''اُستاد نے سبق پڑھایا'' اور جملے میں لفظ ''اُستاذ'' کو ایک اور لفظ ''معلم'' سے تبدیل کر دیا جائے تو بیان کچھ اس طرح ہوگا ''معلم نے سبق پڑھایا'' تو جملے یا بیان کے معنی کی صداقت میں فرق پیدا نہیں ہوا، یا اگر بیان یوں ہو کہ ''مرزا غالب ایک مشہور شاعر تھے'' اور اس میں سے ''شاعر'' کو ''سخنور'' سے تبدیل کر کے ''مرزا غالب ایک مشہور سخنور تھے'' کر دیا جائے تو بیان کی صداقت میں فرق نہیں پیدا ہوا۔ ''ادراکی مترادف'' کی شناخت لغت یا لغوی سطح یا زبان کی سادہ ترین سطح کے بجائے بیانیے کی سطح پر کی جا سکتی ہے۔ ادراکی مترادف کی شناخت درج ذیل اُصولوں پر کی جا سکتی ہے:

شمار	اُصول	وضاحت
۱	معنی کی یکسانیت	دونوں الفاظ کا لغوی و اصطلاحی مفہوم ایک جیسا ہو۔

ISSN: 2519-6332 (Print),   ISSN: 2708-1915 (Online)

۲	جملے کی صداقت برقرار	ایک لفظ کے بدلے دوسرے کو رکھنے سے جملے کا سچ یا جھوٹ/ درست یا غلط ہونے کا امکان نہ بدلے۔
۳	نحوی ساخت میں تبدیلی نہ آئے	الفاظ کی تبدیلی سے جملے کی ساخت (Syntax) نہ بدلے۔
۴	سیاق وسباق میں مفہوم یکساں	بیان کے مخصوص سیاق میں بھی معانی میں فرق پیدا نہ ہو۔
۵	اُسلوب یا رجسٹر میں فرق نہ آئے	رسمی وغیر رسمی انداز یا زبان کے درجے میں فرق نہ پیدا ہو۔

مندرجہ بالا مثال ''اُستاد نے سبق پڑھایا'' کے بجائے اگر جملہ کچھ یوں ہو کہ ''تم بڑے اُستاد ہو'' بمعنی تم بہت چالاک/شاطر/ماہر ہو تو لفظ ''اُستاد" کو لفظ ''معلم'' سے تبدیل کر دینے سے دونوں جملوں کی صداقت مجروح ہو جائے گی پس اس اعتبار سے دونوں ''ادراکی مترادف'' نہیں رہیں گے۔ ادراکی مترادف کی ایک جزوی قسم Pleionym بھی ہے۔ اگر دو لفظ باہمی طور پر ''ادراکی مترادف'' ہوں لیکن ایک میں معنوی پہلو کی وسعت بہت زیادہ ہو تو زیادہ وسعت والا Pleionym کہلائے گا جبکہ دوسرے کو Narrower Synonym کہیں گے۔

Pleionym	Narrower Synonym	Broader Meaning (Pleionym)	Meaning of Narrower Synonym
محبت	پیار	محبت میں عشق، پیار، اُلفت، خلوص، چاہت شامل ہو سکتے ہیں۔	پیار صرف سادہ محبت یا انسیت کو ظاہر کرتا ہے۔
ہنسی	مسکراہٹ	ہنسی اپنے اندر قہقہے اور ٹھٹھے کا معنوی پہلو سموے ہوئے ہے۔	مسکراہٹ دبی دبی یا خفیف ہنسی کہلاتی ہے۔
شہرت	مقبولیت	شہرت اچھی اور بُری دونوں طرح کی ہوسکتی ہے	قبولیت کا لفظ صرف اور صرف مثبت معنوں میں ہی استعمال کیا جاتا ہے۔

قریبی مترادف (Near Synonym)

وہ الفاظ جو معنی میں ایک دوسرے کے قریب ہوں، قریبی مترادف کہلاتے ہیں: (۱) یعنی تقریباً مترادف، مگر مکمل طور پر نہیں، (۲) معنی کے لحاظ سے بہت مشابہ، مگر بالکل یکساں نہیں، (۳) ایسے الفاظ جنھیں ہر سیاق میں

ISSN: 2519-6332 (Print), ISSN: 2708-1915 (Online)

ایک دوسرے کی جگہ مکمل طور پر استعمال نہیں کیا جا سکتا، کیوں کہ ان میں لغوی معنی (denotation)، مفہوم (connotation)، ضمنی مفہوم (implicature)، زور/تاکید (emphasis)، یا انداز (register) کے اعتبار سے باریک فرق ہوتا ہے۔ یہاں اس بات کی توضیح ضروری ہے مترادفات کی لغات اور تھیسارس وغیرہ میں ہمیں زیادہ تر قریبی مترادفات کا اندراج ہی ملتا ہے۔

۱) خوف/ڈر/ہراس

پہلو	خوف	ڈر	ہراس
لغوی معنی	عام معنوں میں خوف یا اندیشہ	اچانک یا وقتی خوف	شدید یا اجتماعی خوف
اُسلوب	فصیح/ادبی	عام بول چال	نسبتاً فصیح/فوجی
شدت	درمیانی	نسبتاً ہلکا	زیادہ
سیاق	''خوفِ خدا''، ''خوف و ہراس''	''مجھے اندھیرے سے ڈر لگتا ہے''	''ملک میں ہراس پھیل گیا''
معنوی فرق	وسیع، نفسیاتی	ذاتی اور جسمانی	اجتماعی، سیاسی یا خطرناک
تبادلہ ممکن؟	بعض سیاق میں ممکن ہے ہر جگہ ممکن نہیں	''خوفِ خدا'' × (برابر نہیں) ''ڈرِ خدا''	''ڈر پھیل گیا'' × (برابر نہیں) ''ہراس پھیل گیا''

۲) پیاس/تشنگی/عطش

پہلو	پیاس	تشنگی	عطش
لغوی معنی	پانی کی طلب	شاعرانہ انداز میں پیاس	فصیح/دینی انداز میں پیاس
اُسلوب	عام	ادبی/شاعرانہ	مذہبی/فصیح
شدت	عام	شدت کے ساتھ	شدید اور گہری
سیاق	''مجھے پیاس لگی ہے''	''تشنگیِ لب''	''عطشِ حسینؑ''

ISSN: 2519-6332 (Print), ISSN: 2708-1915 (Online)

معنوی فرق	جسمانی طلب	جذباتی/علامتی	روحانی/مذہبی
تبادلہ ممکن؟	''مجھے عطش لگی ہے'' (غلط) مصنوعی لگے گا	''عطشِ جسم'' (غلط)	''پیاسِ حسینؑ'' (غلط) فصاحت کم ہو جائے گی

مجموعی نتیجہ

مترادفات	مطلق	کامل	حقیقی	قریبی
خوف/ڈر/ہراس	نہیں	نہیں	ہاں	ہاں
پیاس/عطش/تشنگی	نہیں	نہیں	ہاں	ہاں
پیار/محبت/پریم	نہیں	نہیں	ہاں	ہاں

''قریبی مترادف'' کو Ideographic synonym بھی کہا جاتا ہے۔قریبی مترادف کی ایک ذیلی قسم ''نیم مترادف'' (quasi synonym) بھی ہے۔ ان دونوں میں بہت معمولی نوعیت (محض سیاقی) کا فرق ہے۔''خوف'' اور''ڈر'' باہمی طور پر قریبی مترادف تو ہو سکتے ہیں اور ان کا تبادلہ بھی ممکن ہے لیکن''خوف'' اور ''ہراس'' باہمی طور پر''نیم مترادف'' کہلائے جائیں گے کیوں کہ ان کا باہمی تبادلہ کرتے وقت سیاق و سباق کو بھی پیشِ نظر رکھنا ہوگا۔

اُسلوبی مترادف (Stylistic Synonym)

یہ قریبی مترادف کی ہی ایک ذیلی قسم ہے اگر کسی مترادف میں فرق صرف اندازِ بیان یا زبان کی شائستگی کا ہو تو وہ اُسلوبی مترادف کہلائے گا جبکہ فرق شدت، جذبات یا سیاق کا ہو تو قریبی مترادف۔

Stylistic Synonym اور Near Synonym کا موازنہ:

پہلو	Stylistic Synonymy (اُسلوبی ترادف)	Near Synonymy (قریبی ترادف)
تعریف	دو الفاظ جن کے معانی ایک جیسے ہوں مگر فرق صرف اسلوب، رجسٹر یا رسمی/غیر رسمی انداز کا ہو۔	دو الفاظ جن کے معانی قریب ہوں لیکن مفہوم، شدت، یا جذباتی تاثر میں فرق ہو۔

ISSN: 2519-6332 (Print), ISSN: 2708-1915 (Online)

فرق کی نوعیت	صرف اندازِ بیان، ادب، شائستگی میں فرق	معنی، شدت، تاثر، سیاق میں فرق
کیا مکمل ہم معنی ہیں؟	اکثر قریباً مکمل ہم معنی ہوتے ہیں، صرف انداز مختلف ہوتا ہے۔	مکمل ہم معنی نہیں ہوتے، مفہوم میں فرق باقی رہتا ہے۔
مثال ۱	کھانا/ تناول فرمانا	خوف/ ڈر
مثال ۲	کہنا/ ارشاد فرمانا	محبت/ پیار
مثال ۳	چپ رہو/ خاموش ہو جاؤ	موت/ ہلاکت
مثال ۴	مرنا/ انتقال کرنا	غصہ/ جلال
لسانی مقام	ادب، رسمی مواقع، رجسٹر کی تبدیلی	سیاق کے لحاظ سے معنی کی باریکی، جذباتی یا معنوی شدت
استعمال	مؤدب، باوقار، رسمی زبان	مختلف جذباتی کیفیتوں یا مخصوص معانی کو ظاہر کرنے کے لیے

بین اللسانی مترادف (Interlingual synonym)

اگر دو یا زیادہ مختلف زبانوں کے الفاظ کے درمیان ترادف کی خوبی پائی جائے، یعنی ایک زبان کا لفظ دوسری زبان کے کسی لفظ کا تقریباً ہم معنی ہو تو ایسے الفاظ ''بین اللسانی مترادف'' کہلائیں گے۔ ایسی صورتوں میں الفاظ کے ایک دوسرے کے مترادف ہونے کے باوجود زبان کی اپنی ثقافت، جذبات اور استعمال کا فرق بہرحال قائم رہتا ہے۔ اگر مثال کے طور پر اُردو کے لفظ ''محبت'' اور انگریزی کے لفظ Love کو ہی لے لیا جائے جو مترادف تصور کیے جاتے ہیں اور ترجمے کی دنیا میں اس کا بغیر کسی ہچکچاہٹ کے استعمال کیا جاتا ہے، لیکن قدرے غور سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ ''محبت'' میں کسی حد تک احترام اور عقیدت کا پہلو موجود ہے جبکہ Love میں کسی حد تک رومانویت کا پہلو زیادہ ہے۔ اسی طرح اردو کے لفظ ''دوست'' اور انگریزی کے friend یوں بین اللسانی مترادف ہیں لیکن معاشرتی اعتبار سے محض شناسا یا معمولی جان پہچان کے شخص کو انگریزی میں فرینڈ کہا جا سکتا ہے جبکہ اردو میں دوست کے لیے جان پہچان معمولی نوعیت سے آگے کی ہونی چاہیے اور تعلق گہرا ہونا چاہیے۔ اس اعتبار سے دیکھا جائے تو بین اللسانی مترادفات بھی ''مطلق متبادل''، ''جزوی متبادل''، ''ثقافتی متبادل'' اور ''سیاقی متبادل'' وغیرہ ہو سکتے ہیں۔ ذیل اُردو اور انگریزی کے چند بین اللسانی مترادفات درج کیے جا رہے ہیں:

ISSN: 2519-6332 (Print), ISSN: 2708-1915 (Online)

ذیلی قسم	انگریزی	اُردو
مطلق متبادل	Book	کتاب
جزوی متبادل	Friend	دوست / یار
ثقافتی متبادل	Bridal shower	رسمِ حنا
سیاقی متبادل	Light	روشنی / نور

بین اللسانی مترادف کو بعض اوقات Cross-Linguistic Synonym بھی کہا جاتا ہے اگر چہ ان دونوں میں بہت ہی معمولی نوعیت کا فرق ہے۔ Interlingual synonym مطلق متبادل ہوتا ہے جبکہ Cross-Linguistic Synonym میں ثقافتی پہلو در آتا ہے درج بالا مثالوں میں ''رسمِ حنا'' اور ''کتاب'' اس کی مثالیں ہیں۔

کہا جا سکتا ہے کہ اُردو زبان میں مترادفات کا مطالعہ محض الفاظ کے ''ہم معنی'' ہونے یا الفاظ کی ''ہم معنویت'' تک محدود نہیں بلکہ یہ ایک پیچیدہ لسانیاتی اور اُسلوبیاتی عمل ہے جو مختلف سماجی، ثقافتی اور علاقائی سیاق و سباق میں اپنا مفہوم متعین کرتا ہے، اِس سے اس امر کی نشاندہی ہوتی ہے کہ مترادفات کے مطالعے کے بغیر زبان کی باریکیوں، اسالیبِ بیان، اور اظہار کے تنوع کو مکمل طور پر نہیں سمجھا جا سکتا۔ مترادفات کی یہ پیچیدگی لغت نویسی، ترجمہ نگاری، اور لسانی تدریس کے میدان میں نئی راہیں متعین کرتی ہے۔ مستقبل میں ضرورت اِس امر کی ہے کہ اُردو مترادفات کے مطالعے کو دیگر زبانوں کے مترادفات کے ساتھ تقابلی بنیادوں پر پرکھا جائے اور بالخصوص ثقافتی و علاقائی اثرات کا تجزیہ مزید گہرائی سے کیا جائے تا کہ اُردو زبان کے لسانی سرمائے کو مزید مؤثر انداز میں مرتب اور مدوّن کیا جا سکے۔

حواشی

۱۔ انگریزی اصطلاحات کے ترجمے زیادہ تر فرہنگِ اصطلاحاتِ لسانیات شائع کردہ ترقی اردو بیورو نئی دہلی (۱۹۸۷ء) سے لیے گئے ہیں۔

2. "Different phonological words that have the same or very similar meanings." (John I. Saeed, *Semantics*, (New York: John Wiley & Sons, Inc., 2023), p. 109, Fifth Edition
3. "Synonymy holds between lexical items whose senses are identical in respect of central semantic traits, but differ, if at all, only in respect of minor or peripheral traits." (D. A. Cruse, *Lexical Semantics*, (Cambridge: CambridgeUniversity Press, 1986), p 267
4. "Synonymy is a semantic relation between two phonologically distinct words with very similar

ISSN: 2519-6332 (Print), ISSN: 2708-1915 (Online)

meaning." (Henriksson et al. *Synonym extraction and abbreviation expansion with ensembles of semantic spaces*." In *Journal of Biomedical Semantics*, Issue: 05 February 2014

۵۔ اس لغت پر سنہِ اشاعت درج نہیں۔ ابو سلمان شاہجہاں پوری کے مطابق (کتابیات لغات اُردو، شائع کردہ مقتدرہ قومی زبان، پاکستان) اس کا سنہِ اشاعت ۱۹۵۰ء جبکہ *Oriental Dictionaries: A selected bibliography* اور *A bibliography of dictionaries and encyclopeadias in Indian languages* کے مطابق یہ ۱۹۴۹ء میں شائع ہوئی۔

۶۔ رفیق خاور، اُردو تھیسارس، (اسلام آباد: مقتدرہ قومی زبان، ۱۹۹۴ء)

7. Raverty, Captian H G, *Thesaurus of English and Hindustani Terms*, London, Stephen Austin, Oriental Printers and Publisher. MDCCCLIX (1859).

۸۔ غلام محی الدین خلوت، اردو لغاتِ مترادفات، (لاہور: مشرقی کتب خانہ، ۱۹۴۹ء)، صفحہ ج

9. Strictly, a word having the same sense as another (in the same language); but more usu., either of any two or more words (in the same language) having the same general sense, but possessing each of them meanings which are not shared by the other or others, or having different shades of meaning appropriate to different contexts, e.g. glad, happy; to kill, slay, slaughter. The equivalent of a word in another language. (Lesley Brown, *The New Oxford Shorter English Dictionary*, Volume 2, 3190, (Oxford: CLARENDON PRESS, 1991), p. 3190

10. Equivalent in meaning expressing or implying the same idea.... (*Webster's Encyclopedic Unabridged Dictionary of Language*, (New York: Random House, 1970), p. 1009, Deluxe Edition

11. A synonym is a word or expression which means the same as another word or expression. (Collins *COBUILD Advanced Learner's English Dictionary, (Glasgow: Harper Collins, 2006*), 1470

۱۲۔ جمیل جالبی، قومی انگریزی اُردو لغت، (مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد، ۲۰۰۸ء)، ص ۱۶۶۵

۱۳۔ نسیم بیگ، مرزا، اُردو لغت تاریخی اصول پر، جلد ہفت دہم (اُردو لغت بورڈ، کراچی، دسمبر ۲۰۰۰ء)، ص ۳۲۶

۱۴۔ مختلف انگریزی۔اُردو لغات کی چھان پھٹک کے بعد شان الحق حقی کی تالیف کردہ *Oxford English Urdu Dictionary* سے synonymy کا یہ ''یک لفظی'' متبادل ملا۔ ممکن ہے کہ اساتذۂ کرام اس کے لیے ''ہم معنویت'' یا کسی اور لفظ کو ترجیح دیں، میرے اس انتخاب کی وجہ اس کا ''یک لفظی'' ہونا ہے۔

15. ...4. The quality or fact of being synonymous; identity of meaning or application. (Lesley Brown, *The New Oxford Shorter English Dictionary*, Volume 2, p. 3190

16. The quality or fact of being synonymous; equivalent in meaning... (*Webster's Encyclopedic Unabridged Dictionary of Language*), p. 1929, Deluxe Edition

۱۷۔ جالبی، جمیل احمد، قومی انگریزی اُردو لغت، (اسلام آباد: مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد، ۲۰۰۸ء)، ص ۱۶۶۵

۱۸۔ ابواللیث صدیقی، اُردو لغت تاریخی اصول پر، جلد پنجم (کراچی: اُردو ڈکشنری بورڈ، ۱۹۸۳ء)، ص ۷۵

۱۹۔ واصف، حفیظ الرحمٰن، اُردو زبان کے مترادف الفاظ، مشمولہ رسالہ نگار، شمارہ مارچ، ۱۹۵۲ء

۲۰۔ مترادفات وارث سرہندی کی قاموسِ مترادفات (لاہور: اردو سائنس بورڈ، ۱۹۸۵ء) سے لیے گئے ہیں۔

21. "natural languages abhor absolute synonyms." (D. A. Cruse, *Lexical semantics*, p. 270

22. (i) (i) all their meanings are identical; (ii) they are synonymous in all contexts; (iii) they are semantically equivalent (i.e., their meaning or meanings are identical) on all dimensions of meaning, descriptive and non-descriptive. (John Lyons, *Linguistic Semantics*, (Cambridge: Cambridge University Press, 1995), p. 61

مآخذ

۱۔ سعید، جان آئی (Saeed, John I.)، *Semantics*، نیو یارک: جان وِلے اینڈ سنز انکارپوریٹڈ، ۲۰۲۳ء، بار پنجم

۲۔ کروس، ڈی اے (Cruse, D. A.)، *Lexical Semantics*، کیمبرج: کیمبرج یونی ورسٹی پریس، ۱۹۸۶ء

۳۔ شاہجہان پوری، ابوسلمان، کتابیاتِ لغاتِ اُردو، اسلام آباد: مقتدرہ قومی زبان، پاکستان، ۱۹۵۰ء

۴۔ ریورٹی، کیپٹن ایچ جی (Raverty, Captian H. G.)، *Thesaurus of English and Hindustani Terms*، لندن: اسٹیفن آسٹن، اورینٹل پرنٹرز اینڈ پبلشرز، ۱۸۵۹ء

۵۔ خلوت، غلام محی الدین، اُردو لغاتِ مترادفات، لاہور: مشرقی کتب خانہ، ۱۹۴۹ء

۶۔ جان لائی اونز (John Lyons)، *Linguistic Semantics*، کیمبرج: کیمبرج یونی ورسٹی پریس، ۱۹۹۵ء

لغات و قاموس

۱۔ براؤن، لیزلی (Brown, Lesley)، *The New Oxford Shorter English Dictionary*، جلد ۲، اوکسفرڈ: کلیرڈن پریس، ۱۹۹۱ء

۲۔ جالبی، جمیل جالبی، قومی انگریزی اُردو لغت، اسلام آباد: مقتدرہ قومی زبان، ۲۰۰۸ء

۳۔ خاور، رفیق، اُردو تھیسارس، اسلام آباد: مقتدرہ قومی زبان، ۱۹۹۴ء

۴۔ صدیقی، ابواللیث، اُردو لغت تاریخی اصول پر، جلد پنجم، کراچی: اُردو ڈکشنری بورڈ، ۱۹۸۳ء

۵۔ فرہنگِ اصطلاحاتِ لسانیات، نئی دہلی: ترقی اردو ۱۹۸۷ء

۶۔ کولنز کوبلڈ ایڈوانسڈ لرنرز انگلش ڈکشنری *(Collins COBUILD Advanced Learner's English Dictionary)*، گلاسگو: ہارپر کولنز، ۲۰۰۶ء

۷۔ نسیم بیگ، مرزا، اُردو لغت تاریخی اصول پر، جلد ہفت دہم، کراچی: اُردو لغت بورڈ، دسمبر ۲۰۰۰ء

۸۔ وارث سرہندی، قاموسِ مترادفات، لاہور: اردو سائنس بورڈ، ۱۹۸۵ء

۹۔ ویبسٹرز انسائیکلوپیڈک اَن ایبرج ڈکشنری آف لینگویج *(Webster's Encyclopedic Unabridged Dictionary of Language)*، نیو یارک: رینڈم ہاؤس، ۱۹۷۰ء

رسالہ

۱۔ جرنل آف بائیومیڈک سیمانٹکس *(Journal of Biomedical Semantics)*، شمارہ ۵، فروری ۲۰۱۴ء

۲۔ نگار، شمارہ مارچ ۱۹۵۲ء

Bibliography:

1. Cruse, D. A., *Lexical Semantics*, Cambridge: Cambridge University Press, 1986
2. Khalvat, Ghulam Mohyud-Din, *Urdu Lughat-e-Mutaradifaat*,
3. Lyons, John, *Linguistic Semantics*, Cambridge: Cambridge University Press, 1995
4. Raverty, Captian H. G., *Thesaurus of English and Hindustani Terms*, London: Stephen Austin, Oriental Printers and Publishers, 1859
5. Saeed, John I., *Semantics*, New York: John Wiley & Sons Inc., 2023, B r Panjum
6. Shahjahanpuri, Abu Salman, *Kitabiyat-e-Lughat-e-Urdu*, Islamabad: Muqtadira Qaumi Zaban, Pakistan, 1950

ISSN: 2519-6332 (Print), ISSN: 2708-1915 (Online)

Dictionaries and Encyclopedias:

1. Brown, Lesley, *The New Oxford Shorter English Dictionary*, Vol. 2, Oxford: Clarendon Press, 1991
2. *Collins COBUILD Advanced Learner's English Dictionary*, Glasgow: Harper Collins, 2006
3. *Farhang-i-Istilāhāt-i-Lisāniyāt*, New Dehlī: Taraqqī-i-Urdū, 1987
4. Jālibī, Jamīl, *Qaumī Angrezī Urdū Lughat*, Islāmābād: Muqtadira Qaumī Zabān, 2008
5. Khāvar, Rafīq, *Urdū Thesauras*, Islāmābād: Muqtadira Qaumī Zabān, 1994
6. Nasīm Beg, Mirzā, ____, Vol. 17, Karāchī: Urdū Dictionary Board, December 2000
7. Siddīqī, Abū-al-Lais, ____, Vol. 5, ____: ____, 1983
8. Sirhindī, *Qāmūs-i-Mutarādifāt*, Lāhore: Urdū Science Board, 1985
9. *Webster's Encyclopedic Unabridged Dictionary of Language*, New York: Random House, 1970

Magazine

1. *Journal of Biomedical Semantics*, Issue 5, Feb. 2014
2. *Nigar*, March 1952